السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نمازی کےلئے جائز ہے کہ وہ فرض نماز میں ارکان ادا کرنے کے بعد دعا کرے یعنی مثلاً سجدہ میں ''سبحان ربی الاعلی'' کے بعد اس طرح کی دعا کرسکتا ہے کہ ''اللھم اغفرلی وارحمنی'' امید ہے مستفید فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں گے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مومن کےلئے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ نماز میں نماز خواہ فرض ہو یا نفل دعا کے مقام پر دعا مانگے اور نماز میں دعا کا مقام سجدہ، دونوں سجدوں کے درمیان، تشہد اور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی پر درود بھیجنے کے بعد اور سلام سے قبل نماز کا آخری حصہ ہے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان مغفرت کےلئے دعا فرمایا کرتے تھے اور اس مقام پر آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

«اللهم اغفرلي وارحمني واهدني واجبرني وارزقني وعافني»

''اے اللہ! تو مجھے معاف کردے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور میری بگڑی بنادے اور مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت عطا فرما۔''

نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "کہ رکوع میں اپنے پروردگار کی تعظیم بیان کرو اور سجدہ میں خوب کوشش سے دعاء کرو کیونکہ سجدہ میں کی گئی دعاء اس قابل ہے کہ اسے شرف قبولیت سے نوازا جائے۔'' (صحیح مسلم)

امام مسلم نے روایت حضرت ابوہریرہؓ بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ''بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے، جب وہ سجدہ میں ہوتا ہے لہٰذا سجدہ کی حالت میں کثرت سے دعاء کیا کرو۔''

صحیحین میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب انہیں تشہد سکھایا تو فرمایا کہ اس کے بعد آدمی جو چاہے دعا کرے۔ ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں ''اس کے بعد اسے جو دعا سب سے زیادہ پسند ہو اسے منتخب کرکے دعا کرے۔'' اس موضوع کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نماز کے ان مقامات میں دعاء کرنا مشروع ہے، مسلمان ان مقامات پر جو چاہے دعا مانگ سکتا ہے، خواہ اس کا تعلق آخرت سے ہو یا دنیوی مصالح سے، بشرطیکہ گناہ یا قطع رحمی کی دعاء نہ ہو اور افضل یہ ہے کہ ان دعاؤں کو کثرت کے ساتھ مانگا جائے جو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص238

محدث فتویٰ